بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡم

کافروں کو جزیرہ عرب سے نکال دو

''حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں رسول اللہ ﷺ نے تین باتوں کی وصیت فرمائی۔ایک تو یہ کہ مشرکوں کو جزیرہ عرب سے باہر نکال دیا جائے دوسرے یہ کہ قاصدوں سے ایسا ہی سلوک کرنا جیسا، کہ میں کیا کرتا تھا۔اور تیسری بات سے آپ ﷺ نے سکوت فرمایا یا ابن عباس رضی اللہ عنہ نے کہا تیسری بات میں بھول گیا''۔ (صحیح بُخاری و صحیح مسلم)

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ عمر رضی اللہ عنہ نے مجھ سے بیان کیا کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کو یہ فرماتے سنا ہے یقیناً میں یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا۔ یہاں تک کہ مسلمان کے سوا کسی کو باقی نہ چھوڑوں گا۔اور ایک روایت میں یہ الفاظ ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا اگر میں زندہ رہا تو انشاءاللہ یہود ونصاریٰ کو جزیرہ عرب سے نکال دوں گا''۔ (صحیح مسلم)

آج افسوس اس بات کا نہیں کہ مسلمانوں کو زندہ جلایا جا رہا ہے، خنجر گھونپے جا رہے ہیں، گولیوں سے چھلنی کیا جا رہا ہے، عصمتیں پامال ہو رہی ہیں کیونکہ یہ انکے اپنے اعمال کا نتیجہ ہے۔ایک بات جس میں کسی کو شک نہیں ہونا چاہئے کہ اللہ تعالیٰ اپنے بندوں پر کبھی ظلم نہیں کرتا اور یہ کہ اللہ تعالیٰ کہ حکم کے بغیر درخت کا ایک پتا بھی اپنی جگہ سے نہیں ہلتا تو کوئی اس کے نام لیوا کو کسطرح ظلم کا نشانہ بنا سکتا ہے۔ پتہ نہیں اللہ کریم نے کس قدر درگذر فرمایا ہوگا مگر ہم لوگ تو حد سے گذر گئے، تو دوستوں مسلمانوں کی یہ آفات تو صدیوں کی بداعمالیوں، نافرمانیوں اور حد سے گذرنے کا نتیجہ ہے۔

ہاں افسوس کا مقام یہ ہے کہ وہ مسلمان جو ابھی تک کسی قسم کی مصیبت کا شکار نہیں ہوئے، وہ محوِ تماشا ہیں۔ جب کسی جگہ مسلمانوں پر ظلم ہوتا ہے تو باقیوں پر جہاد فرض ہو جاتا ہے۔ ہونا تو یہ چاہئے تھا کہ ہم اپنی بداعمالیوں کی معافی مانگتے اور مسلم اُمہ متحد ہو کر مقابلہ کرتی تو یقیناً اللہ تعالیٰ درگذر فرمانے والا ہے وہ ہمیں معاف کر دیتا اور نصرت و کامیابی ایک مرتبہ پھر ہمارا مقدر ہوتی لیکن ہم تو اتنے نڈر اور نافرمان ہیں کہ ہم اب بھی عیش و مستی کی زندگی کو چھوڑنے پر تیار نہیں۔ ہم اللہ کہ عذاب کو عملاً دعوت دے رہے ہیں۔

اس سے بڑھ کر ظلم کیا ہوگا کہ عرب والوں نے اُن کافروں کو خود دعوت دے کر بلایا ہے جن کو نبی کریم ﷺ نے نکالنے کا حکم فرمایا تھا، آج یہود ونصاریٰ ایک طرف مسلمانوں کا قتل عام کر رہے ہیں اُنکی عصمتیں لوٹ رہے ہیں اور دوسری طرف مسلمان اُنہیں یہود ونصاری سے میل جول بڑھانے کو باعث فخر سمجھ رہے ہیں۔آج مسلمان حکمران تو اس قدر گھٹیا ہو گئے کہ وہ چند روزہ حکومت کی خاطر اپنے ہی مسلمان بھائیوں کے حقوق پامال کرنے لگ پڑے۔آج کے وقت کی سب سے اہم ضرورت اتحاد بین المسلمین ہے۔ساری دُنیا کے مسلمان ایک قوم، ایک جان کی مانند ہونے چاہئے۔آج تو ہم نے قرآن کے خلاف قومی تحفظات میں کامیابی سمجھ لی، اور اپنے مفاد کی خاطر دوسرے مسلمان کے گلے چھری چلوانا پسند کرتے ہیں۔

''اور اللہ اور اس کے رسول ﷺ کا حکم مانو اور آپس میں جھگڑو نہیں کہ پھر بزدلی کرو گے اور تمھاری بندھی ہوئی ہوا جاتی رہے گی''۔ (انفال ۔ ۴۶)

آج کے مسلمان حکمرانوں کیلئے تو کافروں سے دوستی فخر کی بات ہے اور وہ اسے اعزاز سمجھتے ہیں۔

''اے ایمان والو! یہود اور نصاریٰ کو دوست نہ بناؤ یہ ایک دوسرے کے دوست ہیں اور جو شخص تم میں سے ان کو دوست بنائے گا وہ بھی اُنہیں میں سے ہوگا، بے شک اللہ ظالم لوگوں کو ہدایت نہیں دیتا''۔ (المائدہ ۔ ۵۵)

آئندہ سلائیڈز حاصل کرنے کیلئے ای میل کریں :۔ subscribe@islamic-portal.net

قرآن واحادیث کی تعلیمات کو تمام انسانوں تک پہنچانے میں ہمارا ساتھ دیں۔ جزاك اللہ www.islamic-portal.net